یادرفتگاں

ایک اور مہر مبیں بسوئے فردوس بریں

مولانا محمد سلمان الخیر نعیمی قاسمی، دیوبند

سنگلاخ زمینوں، غیر ذی زرع وادیوں اور سمندروں کی تہہ سے معدنیات اور ہیرے جواہرات کی بیش بہا اور انمول نعمتوں کو عطاء کرنے والی ذاتِ باری تعالیٰ کبھی نہایت بے کس، بے بس، مفلس ونادار گھرانوں میں ایسے افراد پیدا فرماتی ہے، جو نہ صرف اپنے خاندان وعلاقہ کو زینت بخشتے ہیں، بلکہ ملک وملت کیلئے اپنے مبارک اشغال اور افکار واعمال کے ایسے نہ مٹنے والے نقوش چھوڑتے ہیں جو پسماندگان کیلئے مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں، استاذِ محترم، رئیس المحدثین، ریحانۃ العصر حضرت اقدس شیخ مولانا محمد یونس جونپوریؒ شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور بھی انہی میں سے ایک تھے۔

یہ کوہِ زہد وتقویٰ، شہنشاہِ علم وفضل، محبّ حدیث رسول، فدائے صحیح بخاری جونپور کی ایک غیر معروف بستی کھیتا سرائے میں ۲۵؍رجب المرجب ۱۳۵۵ھ مطابق ۲؍اکتوبر ۱۹۳۷ء کو پیدا ہوا، ابتدائی تعلیم کے ساتھ فارسی اور عربی کی تعلیم نورالانوار تک اپنے علاقہ میں حاصل کرنے کے بعد جب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ سہارنپور پڑھنے کے لئے تشریف لائے تو بہت بیمار ہوگئے، اساتذہ نے مشورہ دیا کہ واپس اپنے گھر چلے جائیں، حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ نے بھی یہی فرمایا، مگر شیخ مرحوم نہ مانے، حضرت شیخ زکریا نے اپنے مخصوص انداز میں فرمایا: ''پھر پڑا رہ یہیں'' شاگرد نے اس جملہ پر ایسا عمل کیا کہ اپنے شیخ کے در پر زندگی گزار دی، تا آنکہ بڑھاپے میں جنازہ ہی اٹھا، یہی وجہ تھی کہ استاذ کو بھی اپنے شاگرد پر بھرپور ناز اور خوب اعتماد تھا، وہ کون استاذ ہے جو اپنے شاگرد کو لکھ کر دے، کہ جب تم ۴۰؍سال بعد اس تحریر کو پڑھوگے، تو مجھ سے آگے نکل چکے ہوگے، اس سے بڑھ کر کسی طالبِ علم کے لئے اور کیا فضل وشرف کی بات ہوگی کہ استاذ اپنی کتاب میں اپنے شاگرد کا قول نقل کرے۔

میں اپنے کو خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ مجھے حضرت کی زیارت کا ہی نہیں، بلکہ آپ سے درسی استفادہ کے ساتھ ساتھ بعض احادیث کے سلسلہ میں خط وکتابت کا بھی موقعہ ملا، اور مسلسلات کے سبق میں حاضری کے موقع پر حضرت سے اجازتِ حدیث کا بھی شرف حاصل ہوا، بعض دفعہ دورانِ درس بخاری حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے رجال حدیث پر اس تفصیل وتحقیق سے کلام کیا کہ گویا علامہ ذہبی، حافظ ابن حجر کتب ستہ کے رجال پر کلام کررہے ہوں، اس عمر میں حضرت کی یادداشت نے بہت ہی متاثر کیا۔

آپکی زندگی علم وعمل، اخلاص وتقویٰ، زہد وورع، دیانت وامانت، ذہنی وقلبی پاکیزگی، اتباع سنت، صبر وتحمل، استقلال واستقامت، فکری بالیدگی، قوت جہد وعمل، انابت الی اللہ اور وضع داری وسادگی کا نمونہ تھی، حضرت شیخ جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ایشیاء کے عظیم الشان ادارہ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی مسند درس حدیث پر تقریباً نصف صدی فائز رہے، اور ہزاروں تشنگانِ علم ومعرفت کی پیاس بجھاتے رہے، حضرت شیخ زکریاؒ نے اپنی حیات ہی میں آپ پر اعتماد فرما کر بخاری شریف کی تدریس کی خدمت آپ کی سپرد فرمادی تھی، پھر کچھ دن کے بعد بیعت وارشاد کی بھی اجازت مرحمت فرمادی، اگرچہ اس سے قبل مناظر اسلام حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ رامپوریؒ نے بھی آپ کو خلعت خلافت عطاء فرمادی تھی۔

تمام علوم وفنون میں آپ کو مرجعیت کا مقام حاصل تھا، خصوصاً علم

حدیث میں تو آپ ہندوستان وایشیاء ہی میں نہیں، بلکہ پورے عالم اسلام میں اس وقت سند کا درجہ رکھتے تھے، حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شخصیت تھے جن کے نزدیک ان کی کتابیں ہی ان کا سب کچھ تھیں، دنیا کسے کہتے ہیں وہ جاننا نہیں چاہتے تھے، ان کے شاگرد اور مرید شیخ محمد یعقوب دہلویؒ سابق امام مسجد قباء ومشرف قاضیانِ مدینہ نے یہ واقعہ بیان کیا کہ ''مدینہ منورہ تشریف لانے پر عرب علماء حضرت کے جوتے سیدھے کرنا اپنے لئے باعث فخر وشرف سمجھتے تھے، ایک سفر میں ان عرب شاگردوں نے اتنے ہدایا دیئے کہ ریالوں سے دو تھیلے بھر گئے، مدینہ سے واپسی پر شیخ نے مجھے حکم دیا کہ سارے پیسے مدینہ منورہ میں ہی غرباء میں تقسیم کردوں، میں نے بہ اصرار کہا کہ حضرت اپنی ضرورت کے بقدر رکھ لیں لیکن وہ تیار نہیں ہوئے، اور ایک ایک ریال صدقہ کروادیا، جب ایئرپورٹ پر پہنچے تو مجھ سے کہا کہ مجھے سو ریال اس شرط پر قرض دو، کہ بعد میں واپس لوگے''۔ اللہ اکبر!...... جس شخص کے یہاں دنیا کی یہ حیثیت ہو، اللہ تعالیٰ اسی کو دلوں کی بادشاہت عطاء فرماتے ہیں: ؎

آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لیکر
اب انھیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لیکر

آج عجم سے لیکر عرب تک سبھی حضرت شیخ یونس جونپوریؒ کی رحلت پر ماتم کناں ہیں، کیونکہ جس بخاری، ابن حجر، ذہبی اور خلیل احمد وزکریا کاندھلوی کے تذکرے ہم سنتے آئے ہیں وہ سب شیخ کی شکل میں ہمارے سامنے مجسم تھے: ؎

جان کر منجملۂ خاصانِ میخانہ تجھے
مدتوں رویا کریں گے جام وپیمانہ تجھے

اللہ تعالیٰ حضرت والا کو غریق رحمت فرمائے، اور ہمیں حضرت کے ان نقوش مبارکہ پر چلنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

مرثیہ بروفات

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحب نور اللہ مرقدہ

کاوش قلم: مولانا ذی النورین قمر مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفر آباد

علم و عمل کا آہ وہ پیکر چلا گیا
اشکوں کا ہم کو دے سمندر چلا گیا
وہ جس کی صحبتوں میں ہمیں روشنی ملی
وہ جس کے لفظ لفظ سے تابندگی ملی
آنکھیں بھٹک رہی ہیں نہ جانے کدھر کدھر
وہ نور کا منارہ کہاں پر چلا گیا
وہ جس کی بات بات میں خوف خدائی تھا
سچ پوچھئے تو رب کا وہ مدح سرائی تھا
باطل میں اور حق میں کہاں کھوٹ ہے چھپا
زیر وزبر کا فرق بتا کر چلا گیا
ملت کا جیسے کوئی سہارا نہیں رہا
کشتی غم کا جیسے کنارہ نہیں رہا
مسلم ، بخاری ، ترمذی یہ گفتگو کریں
علم وادب کا ماہ منور چلا گیا
سچ پوچھئے تو بادۂ عرفاں نہیں رہی
آنکھوں میں جس کا نشہ تھا وہ ہاں نہیں رہی
حجرے کی وہ چٹائی قلم داں کی ہے فغاں
کیوں ہم سے روٹھ علم کا پیکر چلا گیا
مولانا عاقل ناظم سلمان ملول ہیں
یہ باغ یونسی کے حسیں علمی پھول ہیں
مولانا طلحہ شاہد پروانے رو پڑے
افسوس مشوروں کا وہ دفتر چلا گیا
گاؤں کے کھیت کھیت سے یہ آرہی صدا
باب حدیث پاک سے آتی تھی جو ہوا
کچھ دن سے کیوں خموش ہے لہجے کی وہ چمک
دیکھو کوئی محدث اکبر چلا گیا
غرباء کا اور یتیموں کا جو دل کا چین تھا
یہ آنکھیں اس کو ڈھونڈ کے روتی ہیں برملا
کیا پھر سے لوٹ آئے گا ، ایسا سخی قمر
کرکے ہمیں یتیم وہ رہبر چلا گیا